# روزے کے متعلق گفتگو

<"xml encoding="UTF-8?>

روزے کے متعلق گفتگو

میرے والد نے ماہ رمضان کے متعلق گفتگو کو شروع کیا تو ان کی آواز بیٹھنے لگی۔ ان کی آنکھوں می آنسو تھے ان کی روح میں مہربانی کا چشمہ پھوٹ رہا تھا۔ رمضان کا نام ان کے نزدیک ہر خیرو برکت، رحمت ، مغفرت اور رضوان کے معانی ہم آہنگ ہے۔

لہٰذا ان کے چہرے سے ظاہر تھا کہ وہ مجھے ایسی ہستی کے حضور میں منتقل کرہے ہیں جس کی عظمت و بزرگی کی خوشبو پھیل رہی ہو جیسے رسول اللہ اپنے اہل بیت اور اصحاب کے بیچ میں کھڑے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان خطبہ پڑھ رہے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

اے لوگو! تمہاری طرف اللہ کا مہینہ اپنی رحمت، برکت اور مغفرت کے ساتھ آرہا ہے۔ ایسامہینہ جو اللہ کے نزدیک تمام مہینوں سے افضل ہے۔ جس کے دن تمام دنوں سے بہتر، جس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر جس کی گھڑی تمام گھڑیوں سے بہتر، وہ ایسا مہینہ ہے جس میں تم کو خدا کی مہمانی کی دعوت دی جارہی ہے اور اس میں تم کرامت خدا کے اہل قرار پاؤ گے۔

تمہاری سانسیں اس میں تسبیح، تمہاری نیند اس میں عبادت، تمہارا عمل اس میں مقبول، اور تمہاری دعا اس میں مستجاب ہے۔ بس تم سچی نیتوں اور پاک دلوں سے خدا سے سوال کرو کہ وہ تم کو روزہ رکھنے کی اور اس میں قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے، کیونکہ جو اس مہینہ میں اللہ کی بخشش سے محروم رہ گیا وہ بدبخت ہے۔

اے لوگوں اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے گے ہیں۔ پس خدا سے دعا کرو کہ وہ تم پر بند نہ کردئیے جائیں۔اور اس مہینے میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں، خدا سے دعا کرو کہ وہ تم پر کھول ہن دیئے جائیں، شیاطین کو مقید کردیا گیا ہے پس تم سوال کرو کہ وہ تم پر دوبارہ مسلط نہ کردی دیئے جائیں۔

یہاں تک پڑھنے کے بعد انہوں نے مجھ کو نبی کے خطبہ کے اس حصہ کی طرف متوجہ کیا، گویا اشارہ ہو اس طرف کہ اس مہینہ میں مجھے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ اے لوگو ! تم میں سے جو کوئی بھی کسی مومن روزہ دار کو افطار کرائے اسے ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب اور تمام گزشتہ گناہوں کی مغفرت خدا سے ملے گی کہا گیا کہ یا رسول اللہ ہمارے اندر اتنی طاقت نہیں ہے کہ ہم کسی کو افطار کراسکیں۔ تو آپ نے فرمایا آ تش جہنم سے بچو، اگر چہ آدھے خرمے ہی سے افطار کراؤ۔

اللہ سے ڈرو اگر چہ پانی کے ایک ہی گھونٹ سے افطار کراؤ۔ اللہ تعالیٰ اس ثواب کو عطا کرے گا اس کو کہ جو اس ذراسے عمل کو انجام دے،اور اس سے زیادہ پر قدرت نہ رکھے۔اے لوگوں!جو بھی اس مہینہ میں اپنے اخلاق

کو اچھارکھے قیامت کے دن جبکہ لوگوں کے قدم صراط پر ڈگمگائیں گے تو وہ آسانی سے اس پر گزر جائیگا اور جو اپنے غلام وکنیز سے اس ماہ میں خدمت کم لے تو خدا قیامت کے دن اس کے حساب کو آسان کردے گا اور جو کوئی اس مہینہ میں لوگوں کواپنے شرسےمحفوظ رکھے،خدا قیامت کے دن اس کو اپنے غضب سے مخفوظ رکھےگا،اور جو اس مہینہ میں کسی یتیم کو نوازے خدا قیامت کے دن اس کو نوازےگا،اور جو کوئی اس مہینہ میں اپنے عزیزوں کے ساتھ احسان کوقطع کرے خدا قیامت کے دن اپنی رحمت اس سے قطع کردے گا،اور جو کوئی اس مہینہ قرآن کی ایک آیت تلاوت کرےگا تو اس کا ثواب اتنا ہے کہ جیسے دوسرے مہینوں قرآن ختم کرے۔

جب میرے والد صاحب نبی کے خطبہ کی اس جگہ تک پہنچے تو انھوں نے بعض روزے داروں کے بارے میں نقدوتبصرہ شروع کیا خیال کرتے ہیں کہ روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کا نام ہے،تو وہ امام علی علیہ السلام کے اس قول کی تصوریر ہیں کہ جس میں آپ نے فرمایا(کہ کتنے روزے دار ایسے ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے پیاس کے اور کچھ نہیں ملتاا ور کتنے عبادت گزار ایسے ہیں کہ ان کو اپنی عبادت سے سوائے رنج وتعب کے اور کچھ نہیں ملتا)پھر اس کے فورا بعد اًمام صادق علیہ السلام کی دوسری حدیث پڑھی کہ جس میں آپ نے فرمایا:(جب تم روزہ رکھو تو تمہارےکان'آنکھ، بال،کھال اور تمام اعضا روزے دار ہوں ۔(اور یہ بھی فرمایا کہ روزہ صرف کھانے پینے سے ترک کا نہ ہونا چاہئے،پس جس وقت تم روزہ رکھو تو تمہاری زبان جھوٹ سےمحفوظ رہنی چاہئے،اور اپنی آنکھوں کو حرام کے دیکھنے سے محفوظ رکھو،باہم لڑائی جھگڑانہ کرو،حسدنہ کرو،غیبت نہ کرو،کسی کو برانہ کہو،گالی نہ بکوظلم نہ کرو،اور بری بات ،جھوٹ،خصومت ،سوئے ظن،غیبت،چغل خوری سے بچو اور آخرت کو اپنے پیش نظر رکھو ظہور امام زمان علیہ السلام کے منتظر رہو۔

اللہ نے جس چیز کا وعدہ کیا اس کے منتظر رہو۔ اعمال صالحہ کا تو شہ آخرت کے سفر کے واسطے اکٹھا کرلو،اورتم ہمیشہ سکون واطمینان کے ساتھ رہو اور خشوع وخضوع وانکساری ایسی ہو کہ جیسے کوئی غلام اپنے آقاسے خائف وترساں رہتا ہے خدا کے عذاب سے ڈرو،اور اس کی رحمت سے امید رکھو اس کے بعد پھر مجھ سے ایک قصہ بیان کیا جو رسول اللہ کے ساتھ پیش آیا تھا نبی نے ایک عورت کو گالیاں دیتے ہوئےسناکہ وہ اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی ہے حالانکہ وہ روزے سے ہے۔

پس رسول اللہ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور کھانا منگوا کر اس سے فرمایا اس کو کھا،اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا تو کس طرح روزے سے ہے حالانکہ تو نے اپنی کنیز کو گالیاں دی ہے روزہ فقط کھانے پینےسے ہاتھ اٹھالینے کا نام نہیں ہے بلکہ خدا نے کھانے پینے کے علاوہ اس کو قول وفعل کی برائیوں سے بھی حجاب قرار دیا ہے( ماقل الصوم واکثر الجوع) روزے دار کتنے کم ہیں اور بھوکے زیادہ کتنے ہیں۔

سوال: میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ نے مجھ پر شدید رعب وہیبت طاری کردیا ہے اس سال مجھ پر واجب ہے کہ ما رمضان میں روزہ رکھوں لیکن مجھے کس طرح معلوم ہوکہ رمضان شروع ہوگیا تاکہ میں روزہ رکھوں؟

جواب: اس کو تم اپنے شہر میں ماہ رمضان کی رویت ہلال کے ثابت ہو جانے سےمعلوم کرسکتے ہو،یا پھر جو تمہارے شہر سے قریب شہر ہیں اور جو افق میں اس طرح شریک ہیں کہ اگر وہاں چاند کا دیکھا جانا ثابت

ہوجائے تو وہ رویت تمہارے شہر میں بھی لازمی ہے،اگر کوئی چیز جیسے بادل یا غبار یا پہاڑوغیرہ مانع نہ ہوں (تو ان شہروں کی رویت ہلال سے ماہ رمضان کو معلوم کرسکتے ہو)

سوال: رویت حلال کس طرح ثابت ہوتی ہے ۔

جواب چند چیزوں کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ خود تم چاند دیکھو۔

۲ ایسے دوعادل گواہی دیں کہ جن کی غلطی کا تم کو علم نہ ہو،اور نہ ان کے خلاف کوئی شہادت ہو۔

۳ ماہ شعبان کے تیس (۳۰) دن پورے گزر جائیں تاکہ یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ ماہ شعبان گزر گیا اور ماہ رمضان شروع ہوگیا۔

۴ لوگوں کے درمیان رویت ماہ رمضان کی ایسی شہرت ہوجائے کہ تم کو اطمینان ہوجائے۔

سوال: اگر اول وقت کو میں نہ جان سکوں تو کیا میں کل روزہ رکھوں ‘اس سے ماہ رمضان کا چاند ثابت ہوگا یا ثابت نہ ہوگا،کیا میں ایسی حالت میں کل روزہ رکھوں جس کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہے کہ آخر ماہ شعبان ہے یا اول ماہ رمضان ہے؟

جواب: تم روزہ رکھو ماہ شعبان سمجھتے ہوئے اگر دن میں کسی بھی وقت معلوم ہوگیا کہ یہ ماہ رمضان ہے تو اپنی نیت کو بدل دو،وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا،اور پھر تمہارے اوپر کوئی چیز (قضا) نہ ہوگی،اور تمہارے لئے یہ بھی جائز ہے کہ تم یوم الشک (یعنی شک ہو کہ یہ دن آخرشعبان کا ہے یا اول رمضان کا) میں روزہ نہ رکھو

سوال: کیسے معلوم ہو کہ یہ ماہ رمضان کا آخری دن ہے اور شوال کی ابتداء ہے تاکہ میں روزہ نہ رکھوں ؟

جواب: جو طریقہ تم کو پہلے بتاچکا ہوں جس سے تم ماہ رمضان کی ابتداء معلوم کرسکتے ہو،اسی طرح ماہ شوال کا خود چاند دیکھ کریا... یا...

سوال: ہاں ہاں اور جب میرے اوپر ماہ رمضان کا چاند ثابت ہوجائے تو ؟

جواب: تمہارے اوپر اور ہر اس مسلمان پر کہ جو بالغ ہو،عاقل ہو روزہ جس کو نقصان نہ پھونچاتا ہو مسافر نہ ہو اور نہ بے ہوش ہو روزہ رکھنا واجب ہے،اور عوتوں کی نسبت روزہ ہر اس عورت پر واجب ہے کہ جو حیض ونفاس سے پاک ہو پس حائض اور نفساء روزہ نہیں رکھ سکتیں،اور ماہ رمضان کے بعد ان روزوں کی قضا کریں گی ۔

سوال: اور جب انسان کو روزہ کی بنا پر اپنی جان کا خوف ہوتو؟

جواب: روزہ کی بناپر مرض کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو یا اس میں شدت کا سبب ہو یا دیر سے بیماری کے اچھے ہونے کا ڈر ہویا تکلیف کے زیادہ ہونے کا سبب ہو اور یہ تمام چیزیں اتنی مقدار میں ہوں کہ جس کو عادتاً برداشت نہ کیا جاتاہو تو پھر روزہ نہ رکھے۔

سوال: اور مسافر کاکیا حکم ہے؟

جواب: جب روزہ دار زوال کے بعد سفر کرے گا تو وہ اپنے روزہ پر باقی رہے اور اگر صبح سے پہلے سفر کرے تو روزہ نہ رکھے۔

سوال: اور جب وہ صبح کے بعد سفر کرے تو؟

جواب: اگر وہ صبح کے بعد سفر کرے تو (اس کا روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے چاہے اس نے اپنے سفر کا ارادہ رات سے کیا ہو یا نہ کیا ہو) اس پر قضا کرنا واجب ہے۔

سوال: مجھے روزہ رکھنے کا ارادہ ہے تو میں کس طرح روزہ رکھوں؟

جواب: اول صبح سے سورج غروب ہونے تک قربۃًالی اللہ روزہ کی نیت کرو۔

سوال: کیا روزہ فقط امساک یعنی اپنے نفس کو روکنا نہیں ہے؟

جواب: ہاں روزہ امساک ہے۔

سوال: جب میں روزہ کی نیت کروں،تو اپنے کو کن چیزوں سے روکوں؟

جواب: چند چیزوں سے ان کو(مفطرات ) کہتے ہیں اور وہ نوہیں۔

۱۲ جان بوجھ کر کھاناپینا تھوڑا ہویا زیادہ۔

سوال: اگر میں جان بوجھ کر ایسا نہ کروں بلکہ بھولے سے حالت روزہ میں کھاپی لوں تو؟

جواب: جب تک تم کسی چیز کو عمداًانجام نہ دو تمہارا روزہ صحیح ہے۔

سوال: کیا میں اپنے دہن کو پانی سے دھو کر پھر پانی کو باہر نکال سکتا ہوں؟

کلی کرسکتا ہوں؟

جواب: ہاں تم کرسکتے ہو‘لیکن اگر اس عمل سے غرض ٹھنڈک (اور سکون) حاصل کرنا ہو،اور پانی حلق میں چلاجائے تو تمہارے اوپر قضا واجب ہے اور اگر تم نے بھول کر نگل لیا تو تم پر قضا واجب نہیں۔

سوال: کیا میں اپنا سرپانی میں ڈبو سکتا ہوں جب کہ پانی حلق میں نہ جانے کا اطمینان ہو؟

جواب: ہاں تم یہ کام کرسکتے ہو اگرچہ اس کام میں کراہت شدیدہ ہے ۔

۳ (جان بوجھ کر خدا اور رسول وآئمہ معصومین علیہ السلام کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا)

۴ عمداً جنسی فعل(یا مقاربت )آگے یا پیچھے کے حصہ میں انجام دینا فاعل ہویا مفعول ہو۔

سوال: اور روزہ دار شوہراور روزہ دار بیوی کو؟

جواب: ان دونوں کو جنسی فعل (جماع) کرنے کا حق صرف ماہ رمضان کی رات میں ہے دن میں نہیں ۔

۵ استمناء یعنی کسی بھی صورت سے منی کا نکالنا۔

٦ طلوع فجر تک عمداً حالت جنابت پر باقی رہنا پس اگر انسان کسی بھی سبب سے رات میں مجنب ہوجائے تو اس پرطلوع صبح سے پہلے غسل کرنا واجب ہے اور جب صبح طلوع کرے تو وہ پاک وصاف ہوکر روزہ رکھے۔

سوال: اگر رات میں مجنب ہوگیا اورغسل مرض کی بناپرنہیں کرسکتا تو؟

جواب: صبح سے پہلے تیمم کرلو۔

سوال: عورت کیا کرے؟

جواب: جب وہ حیض ونفاس سے رات میں پاک ہوجائے تو وہ صبح سے پہلےغسل کرکے پاک ہوجائے اور اس کے بعد روزہ رکھے۔

سوال: اور اگر میں دن میں محتلم ہوجاؤں اور روزہ سے رہوں اور جب میری آنکھ کھلے تو میں اپنے کو مجنب پاؤں؟

جواب: روزہ دار کا احتلام روزہ کو فاسد نہیں کرتا پس اگر تم دن کے کسی بھی حصہ میں بیدار ہو اور اپنے کو مجنب پاؤ تو اس سے تمہارے روزہ پرکوئی نقصان نہیں پہونچتا تم غسل جنابت نہ بھی کرو( تب بھی کوئی بات نہیں)

٧ (عمداًغبار اور غلیظ دھویں کا حلق میں داخل کرنا)

٨ جان بوجھ کر قئے کرنا۔

سوال: اگر روزہ دار جان بوجھ کرقئے نہ کرے بلکہ بغیر اختیار کے قئے ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے اس کا روزہ باطل ہے۔

٩ بہنے والی چیزوں یا بغیر بہنے والی چیزوں سے جان بوجھ کر حقنہ (استمناء) کرنا۔

سوال: اگر روزہ دار نے عمداٌ روزہ توڑنے والی چیزوں میں کسی چیز کو انجام دے لیا تو حکم کیا ہے؟۔

جواب: مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق امساک لازمی ہے۔

الف: اگر کوئی عمداً طلوع صبح تک حالت جنابت پر باقی رہے یعنی امساک کرے (یعنی کوئی ایسی چیز جو روزے کو توڑنے والی ہو انجام نہ دے مثل کھانا پینا) اور وہ امساک قصد قربت مطلقہ ہونا چاہئے یعنی جو حکم اس کو دیا گیا ہے اس کو بجالائے بغیر معین کئے ہوئے کہ اس کا یہ امساک ماہ رمضان کے روزہ کے حکم کی بنا پر ہے یا ادب وتنبیہہ کے لئے ہے)

ب: جب کہ عمداً خدا اور رسول پر جھوٹ بولا جائے،یا غبار یا غلیظ دھویں کو ناک سے نیچے اتارا جائے (تویہ رجاء مطلوبیت یعنی اس احتمال کے ساتھ کہ یہ امساک،مطلوب شرعی یا حکم روزہ کی بناپر ہے یا یہ امساک احترام ماہ رمضان کی بناپر ہے۔

ج: اور جب دوسری روزہ تو ڑنے والی چیزوں میں سے کسی چیز کو انجام دے(تو باقی دن احترام ماہ رمضان کی بناپر بہ رجاء مطلوبیت امساک کرے) اور روزہ توڑنے والے پر اس کے علاوہ واجب ہے کہ وہ اپنے اس توڑے ہوئے روزے کی قضا کرے،اور کفارہ دے،یا ایک غلام آزاد کرے،یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے،یا پئے در پئے ساٹھ روزے رکھے،ہر روزہ کے بدلے کہ جس کو اس نے توڑا ہے (چاہے حلال چیز سے توڑا ہو) جیسے پانی پینا یا حرام چیز سے توڑا ہو جیسے شراب پینا یا منی کانکالنا۔

سوال: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کس طرح دیا جائے؟

جواب: کبھی ان کو براہ راست کھانا کھلایا جاتاہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ بالکل سیر ہوجائیں اور ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے یاان کو کھانے کی چیزیں دے دی جاتی ہیں اس صورت میں واجب ہے کہ تقریباً(ساڑھے سات سو گرام فی کس ) کھجوریا گیہوں یا آٹا یا چاول یا ماش یااس کے علاوہ دوسری کھانے کی چیزیں دی جائیں۔

اور کھانے کے بدلے ان کو مال دینا جائز نہیں ہے بلکہ صرف کھانے کی چیز ہو،اس کے علاوہ نہ ہویا اس کو وکیل بنایا جائے کہ وہ تمہاری طرف سے خرید کراپنی ملکیت میں لے لے ۔

سوال: اور جب میں ماہ رمضان کا روزہ کسی عذر مثلاً مرض یا سفر کی بنا پر نہ رکھوں تو ؟

جواب: اس دن کی قضا تم پر واجب ہے،اور اس قضا میں تم کو اختیار ہے کہ عیدین کے علاوہ سال کے کسی دن میں بھی روزہ رکھو پس یہ تمہارا روزہ کا بدل ہوگا جس کو تم نے مرض یا سفر کی بناپر نہ رکھا تھا۔

سوال: جب مجھ کو کوئی ایسا مرض لاحق ہوجائے جو اس رمضان سے اس رمضان تک طول پکڑجائے؟

جواب: ایسی صورت میں قضا تم سے ساقط ہے اور فدیہ دینا تم پرواجب ہے اور ہر روزہ کے بدلے ساڑھے سات سو گرام تقریبا کھانا تصدق کرناہے۔

اور اس سے پہلے کہ ہم روزے کی گفتگو کو ختم کر یں میرے والد نے فرمایا چند چیزوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتاہوں۔

۱ دونوں عیدوں میں(عید الفطرو عید قربان) روزہ رکھنا جائز نہیں ہے نہ قضا اور نہ غیر قضا۔

۲ (اگر کسی عذر کی بنا پر باپ کے روزے قضا ہوگئے ہوں تو اس کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے پر ان کی قضا واجب ہے،اور اگر اس کی موت کے وقت بڑا بیٹا نہ ہوتو اس کی قضا کسی پر واجب نہیں)

۳ ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی چند اشخاص کو اجازت ہے کیونکہ ان پر روزہ واجب نہیں ہے اور وہ یہ ہیں ۔

الف بوڑھے،بوڑھیاں جب کہ وہ دونوں روزہ رکھنے سے معذور ہوں،یا روزہ ان پر ہرج ومشقت کا سبب ہو،ایسی حالت میں یعنی مشقت کی صورت میں ان دونوں پر فدیہ دینا واجب ہےہر روزہ کے بدلے ،اور یہ دوسری چیزوں سے افضل ہے،اور ان دونوں پر قضا واجب نہیں ہے۔

ب وہ حاملہ عورت کہ جس کے حمل کو اور خود اس کو روزہ نقصان دیتا ہو تو بعد میں ان روزوں کی قضاکرے۔

جواب: وہ دودھ پلانے والی عورت جس کا دودھ کم ہو تو جب روزہ اس کو یا اس کے بچے کو نقصان پہونچائے اور (دودھ پلائی اس عورت پر منحصر ہو)اور اگر اس عورت پر منحصر نہ ہو تو اس پر روزہ رکھنا جائز ہے اور جب روزہ رکھنا اس کے لئے جائز ہو تو اس پر اس کے بعد قضا واجب ہے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا کفارہ ہر روزہ کے بدلے تقریبا ساڑھے سات سو گرام غلہ ہے۔

۴ جس طرح نماز واجب اور مستحب ہے اسی طرح روزہ بھی واجب اور مستحب ہے،بلکہ روزہ کا شمارسنت موکدہ میں ہے اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ وھو جنة من النار جہنم کی سپرہے اور وھو زکواة الا بدان اور جسموں کی زکوۃہے اور (بہ یدخل العبد الجنة)اسی کے ذریعہ بندہ جنت میں داخل کیا جائیگا۔

اور :نوم الصائم عبادة ونفسہ وصمتہ تسبیع وعملہ متقبل ودعاءة مستجاب۔

روزہ دار کی نیند عبادت اور اس کی سانس اوراس کی خاموشی تسبیح،اور اس کا عمل قبول اور اس کی دعا مستجاب ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت ایک خوشی اللہ تعالی سے ملاقات کے وقت اور کچھ روزوں کے استحباب(سنت) پر مخصوص روایات وارد ہوئی ہیں۔

الف ہر مہینہ تین روزہ رکھنا،اور ہر مہینہ کی پہلی جمعرات،اور آخری جمعرات،اور ہر مہینہ کی دوسری دہائی کے پہلے بدھ کو روزہ رکھنا افضل ہے۔

ب ذی القعدہ کی ۲۵/ویں تاریخ کو روزہ رکھنا۔

جواب: نبی  کی پیدائش کے روز اور عید مبعث میں روزہ رکھنا۔

د عید غدیر کے دن

ھ ۲۴/ذی الحجہ کو روزہ رکھنا۔

و ما ہ رجب میں کچھ دن روزہ رکھنا یا تمام مہینہ رکھنا ۔

ز ماہ شعبان میں کچھ دن روزہ رکھنا یا تمام مہینہ روزہ رکھنا۔

ان کے علاوہ اوربھی بہت سے روزے ہیں کہ جن کے ذکر کی گنجائش نہیں اور آخر میں میرے والد نے امام جعفر الصادق علیہ السلام کی یہ روایت مجھ سے بیان(کی ان من تمام الصوم اعطاء الزکاۃ)ماہ رمضان کے آخر میں زکوۃ دی جائیگی یعنی زکوۃ فطرہ پھر فوراًیہ فرمایا ہر بالغ وعاقل پر کہ جو ایک سال کاخرچ رکھتا ہے زکوۃ فطرہ کا نکالنا واجب ہے اپنی طرف سے اوراپنے اہل وعیال کی طرف سے،چاہے چھوٹے ہوں یا بڑھے،یہاں تک کہ وہ مہمان جو عید فطر کے غروب سے پہلے وارد ہوا ہے(یا بعد غروب آیا ہے) اور عیال میں اس کو شامل کیا گیا ہے جو اس کے کھانے میں شامل ہوں۔

ہرشخص کی طرف سے (تین کلوگرام)گیہوں یا جو یا کھجوریا کشمش وغیرہ کہ جو سال میں کثرت کے ساتھ کھایا جاتاہو یا ان کی قیمت دی جائے،عید کی رات میں فطرہ نکال کر جدا کردے یا عید کے دن (نماز عید کے پڑھنے سے پہلے) یا جو نمازنہ پڑھے وہ زوال تک فطرہ دیدے۔

اور اس کو ان فقرا اور مساکین کو دیا جائے جن پر فطرہ کالینا حلال ہے،اس کو زکوٰۃ کی بحث میں دیکھئے)یہ جان لوکہ غیر ہاشمی کی زکوٰۃ (سید) ہاشمی نہیں لے سکتا اور جن کا نان ونفقہ فطرہ دینے والے پر واجب ہے اس کو یہ فطرہ نہیں دیا جائے گا مثلاًماں‘باپ‘بیوی،یا اولاد‘۔

احکام جامع سیستانی (اردو)
توضیح المسائل جامع (2) : (8) وہ چیزیں جو روزے دار کے لیے مکروہ ہیں

مسئلہ 2032: روزے دار کے لیے چند چیزیں مکروہ ہیں من جملہ:

1۔ پورے سر کو پانی میں ڈبونا کہ یہ کام روزے کو باطل نہیں کرتا لیکن شدید کراہت رکھتا ہے اور احتیاط مستحب ہے کہ اس کام کو ترک کرے۔

2۔ آنکھ میں دوا ڈالنا، سرمہ لگانا اگر اس کا مزہ یا بو حلق تک پھونچ جائے۔

3۔ ہر اس کام کو انجام دینا جو کمزوری کا باعث ہو جیسے خون نکالنا، حمام جانا۔

4۔ ناک میں دوا ڈالنا اگر یہ نہ جانتا ہو کہ حلق تک پھونچ جائے گا لیکن اگر معلوم ہو کہ حلق تک پھونچ جائے گا تو جائز نہیں ہے۔

5۔ خوشبو دار گھاس کو سونگھنا ، لیکن روزے میں عطر کا استعمال جائز ہے مکروہ نہیں ہے۔

6۔ عورت کا پانی میں بیٹھنا۔

7۔ شیاف (suppository) کا استعمال ۔

8۔ بدن پر موجود لباس کا تر کرنا۔

9۔ دانت کا اکھڑوانا اور ہر وہ چیز جس سے منہ سے خون آئے۔

10۔ تر لکڑی سے مسواک کرنا۔

11۔ بے وجہ پانی یا کسی اور سیال چیز کا منہ میں ڈالنا۔

12۔ انسان منی خارج کرنے کا قصد کئے بغیر کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کی شہوت بھڑکے۔